مولانا شیخ محمد عادل ربانی

نفس کی حکومت کا زمانہ

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں، نفسِ انسانی، ہر کسی کے پاس ایک نفس ہے، اور اگر تم اسے کھلی آزادی دے دو، تو وہ کبھی بھی مکمل طور پر مطمئن نہیں رہے گا۔ نفس مطمئن ہونے سے پرے ہے۔ چاہے تم اسے کتنا بھی دو، یہ ہمیشہ ہی زیادہ کا طالبگار رہے گا۔ وہ کہتے ہیں "بے شرم، گستاخ،" اور یہ بالکل ایسا ہی ہے۔ انسان کا نفس اتنا زیادہ بڑا ہے کہ، اگر موقع مل جائے تو فرعون کے نفس جیسا بن سکتا ہے۔ فرعون نے اپنے نفس کی عبادت کی، اور آخر میں اس نے اپنی قوم کو اپنی اور اپنے نفس کی عبادت میں لگا دیا۔ انسان کا نفس بھی اتنا ہی زیادہ بڑا ہے؛ اگر اسے آزادی دے دو تو یہ بہت آگے تک جا سکتا ہے۔

لہٰذا، شروعات سے ہی، جب یہ چھوٹا ہوتا ہے، تمہیں اسے کوئی موقع نہیں دینا چاہیے۔ جتنا زیادہ ممکن ہو سکے، اسے وہ کبھی مت دو جو وہ چاہتا ہے؛ اگر ضروری بھی ہو تب بھی اسے ٹال دو کیونکہ نفس کسی بھی چیز کو بہت جلدبازی میں چاہتا ہے۔ البتہ، یہ دنیوی چیزوں کے بارے میں ہے۔ خاص طور پر اب، لوگوں نے ایک معاشرہ بنایا ہے جسے "صارف معاشرہ" کہتے ہیں۔ ہر طرف، وہ ہر چیز، اچھی اور بری، لوگوں کے منہ پر ٹھوپتے ہیں، یہ کہتے ہوئے، "اسے خرید لو، اسے خرید لو۔" اور نفس ان سے جتنا ہو سکے اتنا زیادہ لینے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو وجودی طور پر نظر بھی آتی ہیں، لیکن کچھ چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو پوشیدہ ہیں اور لوگوں کے ذہن میں یہ ان کے علم میں لائے بغیر ڈال دی جاتی ہیں۔ وہ برے کو اچھا بنا کر پیش کرتے ہیں یہ کہہ کر، "تم یہ کرو گے، تم وہ کرو گے،" اور آخر میں، لوگ برے کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں، ان چیزوں کو عام بنا دیتے ہیں جس کے بارے میں اللہ ﷻ نے منع کیا ہے اور انہیں حرام فرمایا۔

لہٰذا، یہ ضروری نہیں ہے کہ نفس کو وہ موقع دیا جائے۔ نفس کو قابو میں رکھنا چاہیے۔ انسان کو اپنے نفس کا غلام نہیں ہونا چاہیے تاکہ وہ اس پر غالب آ سکے اور اس پر افضل ہو سکے۔ اگر نفس افضل ہو گیا تو تمہاری ساری کوششیں برباد ہو جائیں گی۔ یہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے فرعون نے کیا تھا۔ آخر میں، یہ ایک ایسی زندگی تھی جس نے کوئی مقصد پورا نہیں کیا۔ اللہ ﷻ ہمیں حفاظت عطا فرمائے۔ ہم اپنی زندگیاں برباد نہ کریں، انشاءاللہ۔ اللہ ﷻ ہمیں محفوظ رکھے؛ ہم اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے، اور تمام شر سے محفوظ رہیں، انشاءاللہ۔ اللہ ﷻ امتِ محمد کی مدد عطا فرمائے۔ کیونکہ ہم آخری زمانے میں جی رہے ہیں، ہر کوئی اپنے نفس کے حکم کے تابع ہے۔ "خوش آمدید، آج ہم آپ کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ جو آپ کا حکم، جی، ہم کریں گے۔ چلیے یہ نیک کام کرتے ہیں۔" "نہیں، مت کرو۔" "ٹھیک ہے، اسے نہیں کرتے ہیں۔" "چلیے یہ برا کام کرتے ہیں۔" "اسے بھی کرتے ہیں۔" "چلیے اس گناہ کو کرتے ہیں۔" "ٹھیک ہے، اسے بھی کرتے ہیں۔" نفس جو کچھ بھی کہتا ہے اس پر "ٹھیک ہے" کہنا، امتِ محمد، یہ آخری زمانے کی امت، صبح سے شام

تک صرف اپنے نفس کی غلام بن چکی ہے؛ جو کچھ بھی یہ کہتا ہے، وہ کہتا ہے، "ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، ہم اسے کر لیں گے۔" اللہ ﷻ ہماری مدد عطا فرمائے۔ اللہ ﷻ ہم سب کی مدد عطا فرمائے، اور صاحب کو بھیج دے۔ اللہ ﷻ ہم سب کو، امتِ محمد کو، ان شر سے بچائے، انشاءاللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
١١ جولائی ٢٠٢٦/ ٢٦ محرم ١٤٤٨
فجر نماز ــــ اکبابا درگاہ، استانبول